قال الله تعالى وما ارسلناك الا رحمة للعلمين

الحمد لله کہ مجموعہ نعت رسول امین رحمت العالمین شفیع المذنبین موسوم بہ

خزینہ بخشش

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

من جملہ کتب مستطاب فضل الدین تاجر کتب اردو ملک ہندوستان بہ کشمیری بازار

در مطبع محمدی واقع لاہور طبع شد

مختصر فہرست کتب تا زمبوط کانشی فضل الدین تاجر کتب قومی ٹاک خانہ الہ آباد بازار اکسچینج

نام کتاب	قیمت
یات سعدی از مولوی خواجہ محمد الطاف حسین صاحب حالی	عدد
سدس " " "	۴ر
تکوئے ہند " " "	۰۲ر
فوق اولاد " " "	۰۲ر
ناجات بیوہ " " "	۲ر
ما حسن از مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی	عدد
سالہ جزیہ " " "	۲ر
علامزں کی گذشتہ تعلیم " "	۱۰ر
حیات سلیم جانشین اسلام پہلے از مولوی حمید الدین سلیم	۳ر
العروس از مولوی نذیر احمد صاحب	۵ر
ت النعش " " "	۵ر
النصوح " " "	۶ر
ذ مبتلا " " "	۶۰ر
ن الوقت " " "	۵ر
ب حیرت از مولوی احمد شفیع صاحب	۲ر
ب الجود " " "	۱ر
یل مضامین " " "	۸ر
ہنیلت از مولوی سید علی صاحب	۱۲ر
ریزہ جنا کی بحول از مولوی عبد الحلیم صاحب شرر	۱۲ر
ش حصہ اول " "	۶ر
حصہ دوم " "	۵
یم تضمین نیکبودہ ہند از مولوی محمد حمید الدین سلیم	۲ر

نام کتاب	قیمت
تضمین برشد از مرزا عبد الغنی صاحب ارشد	۴
تخمس حسرت از سید امین محمد شاہ صاحب حسرت	۲
تخمس مجید از مولوی عبد المجید صاحب کیل	۴
ساغر اشکبار (یعنی مسدس شراب خراب) از منشی غلام محمد صاحب سائق	۲
اسلامی ڈنکا۔ بنگالی کانگرس کی گت از حضرت بیباک	
سراج عمری سکندر از منشی محبوب عالم صاحب	
بہشتم پیسہ اخبار	۱
طریق دولت " " "	
تاریخ عسکری فارسی " " "	
سنج عمری مکہ قیصر و ہند	
مثنوی صبح عید از مولوی فیض الحسن صاحب سہسوانی	۴
آبحیات از مولوی محمد حسین صاحب آزاد	۴
نیرنگ خیال از ترجمہ	۵
اسلام کی تیرہ کتابیں از مولوی محمد چراغ علی صاحب	
رسالہ مفید زندگی ہدایت	۲
شراب خانہ خراب	۲
بوڑھے کی شادی نوجوان سے	۱
تصویر شوہر ہمراہ زوجہ کہ پر شاد عبرت	۱۲
تاریخ گلدستہ تماشائے جہاں	۱۲
تذکرہ کشمیر یعنی حالات کشمیر کا مفصل ذکر	۱۲

قال اللہ تعالیٰ وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین

الحمد للہ کہ مجموعۂ نعت رسول امین رحمت العالمین شفیع المذنبین بوسوم بہ

خزینۂ نعت

جامع الکمالات کاشف الشبہات

بسعی و اہتمام منشی فضل الدین تاجر کتب قومی دہلی

در مطبع محمدی واقع لاہور طبع شد

(یہ مجموعہ فضل الدین قوم کے کتاب بلال سے مرتب ہے)

Oman P.M.S./3488

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ردیف الف

یہاں بھی تو وہاں بھی تو زمیں تیری فلک تیرا
کہیں ہمنے پتا ہرگز نہ پایا آج تک تیرا

صفات و ذات میں یکتا ہے تو اے واحدِ مطلق
نہ کوئی تیرا ثانی ہے نہ کوئی مشترک تیرا

جمالِ احمد و یوسف کو رونق تو نے بخشی ہے
ملاحت تجھ سے شیریں حسن شیریں میں نمک تیرا

ترے فیضِ کرم سے روز و شب آپس میں کیدل ہیں
ثنا گر یکزباں ہر ایک ہے جن و ملک تیرا

کسی کو کیا خبر کیوں خیر و شر پیدا کیے تو نے
کہ جو کچھ ہے خدائی میں وہ ہے بے عیب و شک تیرا

نہ جلتا طور کیونکر کس طرح موسیٰ غش کھاتے
کہاں یہ تاب و طاقت جلوہ دیکھے مرد تک تیرا

دعا یہ ہے کہ وقتِ مرگ اسکی مشکل آساں ہو
زباں پر داغ کے تیرے نام آئے یا رب یک بیک تیرا

ازل سے بلبل شیدا ہوں بستانِ محمد کا
ہمیشہ مدح خواں رہتا ہوں میں شانِ محمد کا

غبارِ کوچۂ اقدس شفا بخشِ مریضاں ہے
یہ ہے درمان دردِ دل مریضانِ محمد کا

یقیں ہے ظلمتِ مدفن مبدل نور سے ہووے
ہے دل میں داغ عشقِ روئے تابانِ محمد کا

فرشتے قبر میں جس وقت پوچھیں گے تو کہدوں گا
غلام کمتریں ہوں میں غلامانِ محمد کا

سلیمان و سکندر قیصر و فغفور و خاقاں سے
قسم حق کی بڑا رتبہ ہے دربانِ محمد کا

سمومِ کفر یکدم میں ہوئی کافور عالم سے
پڑا پرتو جو مہرِ روئے تابانِ محمد کا

تیری درگاہ میں یارب تمنا ہے یہ ناظم کی
دکھا دو روضۂ پر نور سلطانِ محمد کا

الٰہی آئے وہ جھونکا ہوائے شوق مجھ کا
اڑا لیجائے دکھلائے مجھے روضہ محمد کا

خدا کے نور کے ہمسر، نورِ مصطفےٰ دیکھا
منہ سوئے سے پوچھا چاہیے تکرار مجھ کا

بچی طوفان سے کشتی اُسکے خضری کو ہوئی پیری پر
کہا جب نوحؑ نے یارب بچا صدقہ محمدؐ کا

خلیل اللہ پر کیسی گلستاں ہوگئی آتش
ہوا مشکل کشا سوجہ نسیم باغ احمدؐ کا

بٹھایا تختِ شاہی پر مہ کنعاں کو زنداں سے
وہاں دشوار تھا آزاد کرنا کیا مقید کا

رہائی پائی تیہ بطن ماہی سے جو یونس نے
اشارہ یہ بھی تھا اک نون ابروئے محمدؐ کا

کبھی ایوبؑ کے شافی کبھی یعقوبؑ کے حامی
بھرا در عنایت سے دامن کس کے مقصد کا

قمر کو کس طرح کرتی نہ وہ انگشت دو ٹکڑے
انھیں دو نقطۂ زیریں کا طالب لفظ تھا احدؐ کا

مشکِ مہجور شق القمر میں کچھ جو شک لائے
کرے دو پارہ تشدید سرِ کافِ تشدد کا

شجر مانندِ انساں بڑھ کے استقبال کو آئے
ہوا جب جنبشِ مژگاں سے ایماں اُس سہی قد کا

دلِ انساں کو کیا اُس کے گوارا ہو غمِ فرقت
کرے نالہ جگر جب چاک ہو چوبِ مسند کا

شکم پر سنگ سود اور فاقے سے شکم خالی
ہوا ثابت کہ جو بھی مقتدا ہے محمدؐ کا

شبِ اسرا کیا اُس مقتدا نے مرتبہ پایا
خدا مشتاقِ شمہ قدسیوں میں آمد آمد کا

دکھایا صاف خرقِ دلستیامِ ماہ کا عالم
جدا ہو کر ملا کیا نورِ حق سے نور احمدؐ کا

رکا جو سے میں آنکھیں جھکایا سر کو قدسوں پر
ملا جبریل کو رستے میں کیا موقع خوشامد کا

کہا جو کچھ کہ کہنا تھا سنا جو کچھ کہ سننا تھا
وہی قائل وہی سامع سمان آور گنبد کا

گئے حضرت پھرے حضرت مٹی گرمی نہ بستر کی
قدم تھا ایک ہی گویا درآمد کا برآمد کا

خدا سے جو ملا معراج میں نقدِ عطا اُن کو
دیا اُمت کو عقدہ کھول کر زلفِ معقد کا

نہ دولت کی تمنا ہے نہ حشمت کی ہوس مجھکو
الٰہی عشق احمدؐ کا الٰہی عشق احمدؐ کا

زیارت کو چلوں اریب پڑے یہ میل مدینہ میں
غلام آیا محمدؐ کا غلام آیا محمدؐ کا

سلیقہ گو نہیں مدحا کا لیکن تو قع ہے
مجاور رحم کھا کر راہ بتا دیویں خوشامد کا

عجب کیا اشک کی صورت گریں لاکے قدموں پر
نکلکر پتلیاں دونوں کی شوقِ بوسہ ہے حد کا

درِ فردوس پر محشر میں رضواں یوں پکارے گا
بڑھے جس جس کے لب میں داغ ہو عشقِ محمدؐ کا

دکھا مانگوں عقیدت سے مجاور کب میں آتا ہوں
الٰہ العالمیں صدقہ ذریعہ پاک احمدؐ کا

امیرِ بے نشاں کا نقش جب بیٹھے لگے حضرت

زباں پر نام تیرا نقش دل پر ہو محمدؐ کا

مژدہ اے اُمت کہ ختم المرسلیں پیدا ہوا
انتخابِ صنعِ عالم آفریں پیدا ہوا

نور جس کا قبلِ خلقت تھا ہوا اُس کا ظہور
رحمت آئی رحمۃ للعالمیں پیدا ہوا

کان رحمت سے ہویدا یاقوت رماں کا ظہور
قلزمِ توحید سے دُرِ ثمیں پیدا ہوا

اب خدا کا حکم لائیں گے علانیہ ملک
مہبطِ قرآن و جبریلِ امیں پیدا ہوا

اب زمین و آسماں میں ہوگی رونق دین کی
باعثِ ایجادِ افلاک و زمیں پیدا ہوا

اب گنہگارانِ اُمت کی ہوئی مشکل نجات
دافعِ عصیاں شفیع المذنبیں پیدا ہوا

اب کہاں آفاق میں تاریکیٔ کفر و ضلال
نورِ حق خورشیدِ ربّ العالمیں پیدا ہوا

پیشوائے انبیاء و مقتدائے اولیاء
رہنمائے اوّلین و آخریں پیدا ہوا

یا امیرِ ایوبؑ یونسؑ ہمدمِ یعقوبؑ و نوحؑ
دستگیرِ عیسےٰ گردوں نشیں پیدا ہوا

رائجِ حکمِ شریعت دافعِ آئینِ کفر
قبلۂ ایماں رئیسِ المرسلیں پیدا ہوا

مصقلِ آئینۂ دلہائے اربابِ صفا
نور بخشِ چشمِ اربابِ یقیں پیدا ہوا

جوہرِ تیغِ شجاعت لشکرِ اعدا شکن
مردِ میداں صاحبِ فتحِ مبیں پیدا ہوا

خسروِ تیغ آزما و افسرِ میدانِ رزم
لشکر آرا صاحبِ تاج و نگیں پیدا ہوا

چاہیئے تعظیم کو اُٹھیں جو ہیں محفل نشیں
نائبِ خاصِ خدا ہے ماوطیں پیدا ہوا

نالہ آساں کیوں ہمارا دل نہ قرباں ہو امیر
ہے جو محبوبِ خدا وہ مہ جبیں پیدا ہوا

عشقِ محبوبِ خدا میں جو کہ بیتاب ہو گیا
جنت الفردوس میں وہ مثلِ رضواں ہو گیا

وہ بشر بے شک و بیں مقبولِ یزداں ہو گیا
کلمۂ طیب کو پڑھ کر جو مسلماں ہو گیا

مرتبہ اُس کا دو عالم پر نمایاں ہو گیا
اک اشارہ میں دو ٹکڑے ماہِ تاباں ہو گیا

یادِ اسمِ تم مجھ کو کس کا روئے خنداں ہو گیا
برقِ آہِ آتشیں سے سوختہ ساماں ہو گیا

شیشۂ دل میں پری وش میرے ہاں ہو گیا
گو میں کترِ موسےٰ تھا پر سلیماں ہو گیا

سارا عالم نورِ احمد دیکھ حیراں ہو گیا
کوئی کافر ہو گیا کوئی مسلماں ہو گیا

بسکہ تیرے واسطے میرا وہ مہماں ہوگیا
خانۂ ویرانہ میرا مثلِ گلستاں ہوگیا

بورئیے سے بھی سمجھتا کم ہے تختِ خسرواں
یا نبی اللہ جو تیرے در کا دربان ہوگیا

میزبانی اسکی کرتا ہے خداوندِ جہاں
گر مدینہ میں تمہارے کوئی مہماں ہوگیا

عمر بھر نازل ہوئی تجھ پر یہ وحیِ آسماں
کیا تیری صورت کا عاشق سارا قرآں ہوگیا

بختِ بد میرا سکندر سا ہے کیا اے خضرِ رہ
آبِ حیواں کی طرح کیوں مجھ سے پنہاں ہوگیا

ہو مبارک رحمۃ للعالمیں پیدا ہوئے
عاصیو لو مغفرت کا کیا ہے ساماں ہوگیا

معجزہ اے منکرو دیکھا شہِ لولاک کا
سنگریزہ ہاتھ میں کیسا ثنا خواں ہوگیا

لو مدینہ میں بلا بھیجا حبیبِ کبریا ؛
ہند نظروں میں بتوں کے اب تو زنداں ہوگیا

جو پناہِ سیدِ کون و مکاں میں آگیا
وہ بلاشک حفظ و امن کی اماں میں آگیا

جس نے حضرت کا وسیلہ دستور حاصل کیا
میں یہ کہتا ہوں کہ وہ دارالاماں میں آگیا

رحمۃ للعالمیں جس روز سے پیدا ہوئے
آفریں اک فیض کا عالم جہاں میں آگیا

ہوگیا کیا رشکِ جنت یہ گلستانِ جہاں
جب سے اُس گل کا قدم اس گلستاں میں آگیا

فیضِ انوارِ قدومِ سیدِ ابرار سے
نور کا عالم زمین و آسماں میں آگیا

جب تصور بندھ گیا نظروں میں رُخ پاک کا
دیدۂ مشتاق گلزارِ جناں میں آگیا

یہ نہیں ممکن جلاوے آتشِ دوزخ اُسے
کلمۂ دینِ محمد جس زباں میں آگیا

اُس تبسم کا تصور مسکرانے کا خیال
صورتِ آبِ بقا اُس نیستاں میں آگیا

جب لکھی کافی قسیم حوضِ کوثر کی ثنا
آبِ کوثر سا دہانِ مدح خواں میں آگیا

شب معراج کا بہانہ تھا
اپنے محبوب کو بلانا تھا

اپنے محبوب کو بلا کے وہاں
رازِ اپنا سبھی بتانا تھا

اُسکو بلوا کے عرش پر حق نے
بھید قدرت سبھی بتانا تھا

تھا یہی کارسازہ کو منظور
آپ کو اس جہاں میں لانا تھا

دیکھ لو آج عرش لوحِ قلم
حق نے بلوایا عرش پر اپنے
آتے جاتے لگی نہ دیر انھیں
تھا حبیبِ خدا کو یہ منظور
اپنی اُمت کو بخشوانا تھا

لامکاں پر تجھے بٹھانا تھا
یہ تو قدرت کا کارخانہ تھا
یہ بھی ایک ناز دلبرانا تھا

ہوتے حضرت نہ گر شفیع احمدؐ
عاصیوں کا کہاں ٹھکانا تھا

دانہ کھانے کا اک بہانہ تھا
تھا یہی کارساز کو منظور
گر نہ ہوتا ظہور حضرت کا
آپ ہیں سب کے ہونے کے باعث
سنگِ سجدہ جو ہوا شیطاں
جب کیا آکے دنیا کو معمور
آئے ختم الرسل مبارک ہو
پیدا ہوتے ہی کر دیا سجدہ
اُمتی کا زباں پہ تھا تکرار
کیا توریت انجیل کو منسوخ
چاند شق ہو گیا اشارہ سے
آپ معراج کو گئے خوش ہو
جب گئے سدرہ سے شہ کونین
اس طلب کرنے سے یہ تھا منظور
شبِ معراج کا بیاں کیا ہو
آخری دم نہ بھولے اُمت کو
تھی خدا تجھ سے اتنی یہ محبت

یہ تو قدرت کا کارخانہ تھا
آپ کو اس جہاں میں لانا تھا
پھر تو دنیا کا ہونا جانا تھا
تاج لولاک کا پہنانا تھا
اُس قدر آپ کا نہ جانا تھا
گھر گھر سب کے شادیانہ تھا
سب کے لب پر یہی ترانہ تھا
یہ بھی اک بھید عارفانہ تھا
دیکھو کیا رحمِ مشفقانہ تھا
عمل قرآن پر کرانا تھا
واہ کیا خوب ہی نشانہ تھا
حق سے اُمت کو بخشوانا تھا
عرش کا جھک کے آگے آنا تھا
واقف اسرار کُل بنانا تھا
کہ وہ قدرت کا آنا جانا تھا
واہ کیا لطف خداوندانہ تھا
بانیٔ مشرب مجھے دکھانا تھا

جائیں منکر نکیر خوش ہو کر
نام پاک آپ کا سُنانا تھا

حشر میں مجھ کو بخشوا لینا
گرچہ طاعت میں ناقصانا تھا

واسطے آل پاک حضرت کے
میرا مقصد مجھے دلانا تھا

گل کھلے دل کو ہوئے خوشوقتی
لب پہ بلبل کے یہ ترانہ تھا

۶

پیمبر کا روضہ دکھا دے خدایا
دُرِ بُدعا کو دلا دے خُدایا

شرابِ محبت پلا دے خُدایا
مجھے مست اپنا بنا دے خُدایا

تو اپنی تجلّی دکھا دے خُدایا
درِ دل سے پردہ اُٹھا دے خُدایا

گناہوں کی کشتی ڈبا دے خُدایا
تو دریائے رحمت بہا دے خُدایا

مجھے خوابِ غفلت سے بہرِ محمدؐ
جگا دے خُدایا جگا دے خُدایا

سرِ عجز میرا برائے محمدؐ
تو اپنے ہی در پر جُھکا دے خُدایا

میرا پنجۂ دل ہے وابستہ ہر دم
نسیم کرم سے کھلا دے خُدایا

نظر آئے جلوہ محمدؐ کا ہر دم
دل ایسا فضل کا بنا دے خُدایا

رقم کرتا ہوں اب میں وصف کچھ اپنے پیمبر کا
انل کے دن سے جو مختار ہے اللہ کے گھر کا

خدا نے اختیار اُسکو دیا ہے روزِ محشر کا
وہی مالک ہے جنت کا وہی قاسم ہے کوثر کا

پیمبر کیسے کیسے ہو گئے ہیں تو عالم میں
مگر اے عاصیو شافع یہی ہے روزِ محشر کا

ہوئی کیا کیا چڑھائی فوجِ باطل کی سرِ حق پر
ولیکن پائوں حضرت کا نہ راہِ راست سے سرکا

جسے چاہے کرے ناجی جسے چاہے کرے ناری
محمدؐ مالکِ مختار ہے سرکارِ دو عالم کا

کہوں نورِ مجسم کیوں نہ انداماً مستنیر کو
نہیں پرسایہ ہوتا تھا نہ ظاہر جسم اطہر کا

حرم سے تب نکلوا کر کیا اسلام کو داخل
محمدؐ نے کیا۔ کیا اہتمام اللہ کے گھر کا

جو اُسکا دوست ہے اللہ کا وہ محبوب ہے بیشک
عدو اُن کا جو ہے خطرہ کہ وہ دشمن ہے داور کا

کسی کی شان میں یہ آیہ کوکاک آیا ہے
خدا کے سامنے کیا رتبہ ہے اپنے پیمبر کا

پڑھو صلِ علےٰ یارو محمدؐ وہ محمت ہے
اگر پیدا نہ کرتا اے محمدؐ تجھ کو دنیا میں

ق
کہ حق میں جس محمدؐ کے یہ ہے ارشاد داور کا
نشاں ظاہر نہ پھر ہوتا نہ میں پرچرخ اخضر کا

امامت پیروی کرنی محمدؐ کی مقدم ہے
سو اُس کے نہیں کوئی وسیلہ روزِ محشر کا

گلزارِ مدینہ کی تجھکو قسم سوری لیتی عرج پہنچا دے صبا
کرنیں کچھوں خبر جی کی زیرِ قدم سیتی اٹھ پھر ہے ہی دُعا

یہاں اپنے بیگانوں کو دیکھ لیا انھیں میں ہے عادت جور و جفا
جہاں شاہِ اُمم کی ہو بندی جا اُس میں یا ہوں ہو وفا

یہی ہاں ہے اٹھ پہر ہُم دھر جا کے مروں میں خدا کی قسم
نہیں مرنا مدینے کا جینے سو کم گر فنا میں بھی انکی ہے لطف بقا

نہیں تجھ کو جلائیگی نارِ سقر ہوئی عمر گنا ہوئیں گرچہ بسر
محشر کا نہیں کچھ خوف و خطر میرے جلی ہیں شافع روز جزا

اے تجمل چلو اب اصل وطن لو دیکھ چکے تم یہاں کا چلن
کرو دیس مدینے کی سیر چمن نہیں اچھی ہے ہندکی آب و ہوا

چل دیکھ سکھی لو لاک لگا شربت کا بانکا سا دریا
اُس اوپر مست جگت ہے بھیو وہ آدے چلت ہے جا پر یا

لگیوں میں نبی کی دولت ہے پھر من چیتا ہی پیٹ بھرت ہے
سادات کی کلی کا ندھی پہ رکھت کلی کی بجاوت بانسریا

پرچھا اگاس تھے سیس دیے رس موہن مورت جوت بھرے
وہ عبائے عربی کے گلے میں پڑی سر اوپر نور کی تانو ریا

تو حید کا رنگ بناوت ہے عرفان کا گلال اڑاوت ہے
وہ شراب طہور پلاوت ہے اُسے دیکھ ہوئی میں باوریا

کچھ آکے ملا نہ یہاں ہمکو بنا دیکھے نہ چین ذرا دل کو
میری شرم ہے فخرِ دو عالم کو میں تو ہو بیگنا ہے گا گریا

عاجز کا وسیلہ جو تیرے سوا دو جگ میں نہیں ہے بہر خدا
حسنینؓ کا صدقہ صلِ علےٰ میری پر لنگھا دو نا دریا

مطوا کو شفیع کرامت ہے یہاں سدا طرح کی نعمت ہے
وہاں ہو کوئی طالب قوت ہے اُسے حق کی بتاوت ٹھا گریا

رووت ہوں شاہا میں بک بک تیرے ہر میں سے ہو شام تلک
لگتی نہیں موری پلک سے پلک ٹک مہر کی ڈالو نا بھریا

مسکین کہ میرا ے شاہِ زماں رنجی میں پڑا ہے نالہ کناں
ہے عرج فقط اتنی کہ یہاں اُسے اپنا بنا لیجا کریا

اُمتی ہنگامۂ محشر سے گھبرائیں گے کیا
بہر تسکیں رحمتِ عالم نہ آجائیں گے کیا

دل میں تھی حضرت کی صورت آگیا زنگِ گناہ
آئینہ میلا ہوا منھ اُن کو دکھلائیں گے کیا

استعدادِ ہمتے خجالت سے کہ غنچہ بن گئے
اس سے بڑھکر تیرے آگے پھول برسائیں گے کیا

ردیف بائے موحدہ

دامنِ جس نے گہا تو نے دو عالم پایا
تو کرم سے گنہگاروں کے ہمدم کے لیے

میں گنہگار ہوں اور نام ہے تیرا غفار
پس پیارا وہ نبی ہے جو تیرا ہے محبوب

سخت مشکل میں کیا تو نے ہے کیسوں کو
خاک گر پاس تیرے ہو تو ہے تیرا یا رب

میرے دل کی یہ تمنا ہے الٰہی تو نے
دل نہ غافل ہو تیری دوست دم بھر یا رب

تیرے خیال زلف میں کیا خواب
تشنہ فرقت میں یاں جلتا ہے یہ

تب تک یہ صدمہ فرقت سہوں
حسرتیں دل کی نکل جاویں تمام

یہ تجھ سے میرا کوشش تا
و محمد جب کہیں ہم حشر میں

تب تک رہے یاد رہوں گا میں

جز محمد کون ہے ایسا متیں
بخشوائے گا تجھے روز حساب

طوبیٰ کو کب یہ طاقت گفت ہو نصیب
تندے دعا ہے کہ وصل صنم ملے

تب آرزو یہی کہ ابد تک دکھا مجھے
دونوں جہاں میں نسبت نظر کو یا خدا

یا نبی ہفیا سید عالی نسب حسین
حافظ کو تجھ محمد مختار ہو نصیب

نہیں قسمت میں جو دیدار پیمبر یا رب
خاک پائے نبوی سے تو کہیں ہوں منور یا رب

دامن جس نے گہا تو نے دو عالم پایا
تو کرم سے گنہگاروں کے ہمدم کے لیے

میں گنہگار ہوں اور نام ہے تیرا غفار
پس پیارا وہ نبی ہے جو تیرا ہے محبوب

سخت مشکل میں کیا تو نے ہے کیسوں کو
خاک گر پاس تیرے ہو تو ہے تیرا یا رب

میرے دل کی یہ تمنا ہے الٰہی تو نے
دل نہ غافل ہو تیری دوست دم بھر یا رب

تیرے خیال زلف میں کیا خواب
تشنہ فرقت میں یاں جلتا ہے یہ

تب تک یہ صدمہ فرقت سہوں
حسرتیں دل کی نکل جاویں تمام

یہ تجھ سے میرا کوشش تا
و محمد جب کہیں ہم حشر میں

تب تک رہے یاد رہوں گا میں

جز محمد کون ہے ایسا متیں
بخشوائے گا تجھے روز حساب

طوبیٰ کو کب یہ طاقت گفت ہو نصیب
تندے دعا ہے کہ وصل صنم ملے

تب آرزو یہی کہ ابد تک دکھا مجھے
دونوں جہاں میں نسبت نظر کو یا خدا

یا نبی ہفیا سید عالی نسب حسین
حافظ کو تجھ محمد مختار ہو نصیب

نہیں قسمت میں جو دیدار پیمبر یا رب
خاک پائے نبوی سے تو کہیں ہوں منور یا رب

عمر بھر میں شب روز ہوں خستہ یا رب
ہو گئے صدقے کروں جاں نذر پیمبر یا رب

یوں جو بیباک گنہ گار ہوں کہتا یا رب
گو بظاہر ہوں ترے بندہ سے کمتر یا رب

ہر شرف تجھ سے ہے دنیا میں ہر اک جا تجھ سے
فوق سب پر ہے محبوب خدا کا تجھ سے

شوق دل کو ہے یہ کہتا کہ شتاب جا کر
پھر میں ہوں روضۂ اطہر کی ہوا تا محشر

عالم ہستی سے بس ہے دل بیتاب مرا
کوئے لکھوں نہ محمد ہی محمد کہتا

ہتھ پہنچی مجھے وں ہر پہ یا رب
گر مدینے کی زیارت ہو میسر یا رب

جانتا ہوں کہ تو جیسا ہے مقدر یا رب
داد بیداد جو ہو دیکھ ترا گھر یا رب

شہ یثرب کی جو ہو دید میسر یا رب
لب پہ یا رحمت بھی کچھ ہے نہ برابر یا رب

ہند کو آوں عرب سے یہ ہے یا رب
دفن ہوں تا بھی شہ دیں کی ہے یا رب

یا محمد یہ سنا میں ہو یہاں پر یا رب
ہوں فنا یاد میں تیری یہ مطلب یا رب

در محبوب کی جاروب کی لطف کو بخش
اب تو دنیا میں پھرے تو سے در یا رب

ردیف تائے فوقانی

راحت قلب و جگر یاد مدینہ تجھ سے
شوق جو دل کو ہے یہ کہتا کہ شتاب جا کر

جائے ملیوں بھی جو حدیں ہیں یوسف خدا
مجھ کو بلوائے مدینہ میں سبب تو کر دے

خوش گلزار بنا پیش خدا ہیں ہوئے
خوبیٔ سیرت عالم ہو اگر سایہ فگن

داغ فرقت بھی مٹا تا ہے مجھے فصل بہار
جلد مرنے کی بھی ہیں دل مدینہ میں ہے

چین دل میں کرتا ہے کیوں تو تڑپتا ہے
شوق جو دل کو ہے یہ کہتا کہ شتاب جا کر

جائے ملیوں بھی جو حدیں ہیں یوسف خدا
مجھ کو بلوائے مدینہ میں سبب تو کر دے

خوش گلزار بنا پیش خدا ہیں ہوئے
خوبیٔ سیرت عالم ہو اگر سایہ فگن

داغ فرقت بھی مٹا تا ہے مجھے فصل بہار
جلد مرنے کی بھی ہیں دل مدینہ میں ہے

فرد میں ہوتیں ترے بے شبہ حبیب تمام

اے عشق ترا ہے ہمہ تمنائے جنت

ہمنوا صحابہ مدینہ میں فضائے جنت
شیخ و زاہد کو سبک ہو ہو کے جنت

حسن پاک نے کوچہ سے گزرنا تشبیہ
مستی ناز جو میں چھوٹے نہ کیسے جنت

آرزو ہے مجھے حضرت کی قدم بوسی کی
جان تھوتا ہوں جو ارمان بر آئے جنت

امتی شافع محشر کا ہوں کچھ دور نہیں
حشر میں مجھ کو بچانے وہ آئے جنت

رہنے کو مکہ کی جنت تو دیکھے
یہ بجا ہے کہ سر اور بر اٹھائے جنت

دیکھنے کو چہ حضرت کو جو نکلے تو کہے
مفت مسافر ہوئی فوت برائے جنت

رشک سے آپ کی تربت پہ تڑپتے ہیں ملک
چاک خوں کرتے ہیں سو جا کے قبائے جنت

روضہ پاک نے کوچہ سے نہ ہوگی ہجرت
او عفو مجھ کو سے مدینہ نہ شائے جنت

لطف سے حضرت مدینہ میں مرنے دیجئے
گور میں تیرے نہ ہر سو سے ہوئے جنت

چلتے وقت تو نے ہند میں کہا تھا
اب تک تو ہی ہو خوب تیرا وعدہ

روضہ تک سنج یا غرب میں مجھ کو نظر
ملکے آنکھیں بچھاتے ہیں کہیں وہ یا بہت

سب کے کہتا تھا یہی کہتے ہیں وہیں
کچھ مزہ ہو عشق کا انسان کو کم ہو یا بہت

ہے وہی بات سیاہی تیرے مل کی
آنسوؤں نے ذرا بھی نکھرنے اسے دھلو بہت

غفلت مدک بھی ہو دیتے آدمی کو موت ہے
ایک دم بھی تو جو سو یا جان لے سو یا بہت

کیا نہیں کیا کتے تجھ کو مگر بھک بھک کے
تو ہے محبوب دو عالم میں تیرے ہو یا بہت

چشم خیلی تو مسکتے تو بھوں میں مگر
زہر تیرے حق میں ہے کیفیت لئے ہو یا بہت

دیو برسوں روضہ پر نور سے رکھا مجھے
وقت میرا ہے ہندوستان میں کھو یا بہت

جب کہتے سوتے دھوکے دیتی ہوں گی
پھر نہیں یہ ہے تو جاگا جو کر سو یا بہت

کچھ نہ بھا مزرع امید سے مجھکو ہوا
غم بھا بن کھیت کو جوتا بہت بو یا بہت

کہ میں میرے شعر ہیں نعت میں کتنا میں
سبب ہے جو مجھے کہتے میں سب گویا بہت

ایک بھی گر اُمتی واں آپ کا پہنچائے گا

[illegible] خنجر موجلہ سے شوق نیاز نیاز
[illegible] پاؤں میں طاقت نہ ہو نہیں ہمت نیاز
[illegible] کوئی عبادت ہے صبح عبادت نیاز
[illegible] رحم سے بہرام سے جوش رحمت نیاز
[illegible] خندہ کناں سے ذوق و جنت نیاز
[illegible] نیاز تجھ صحبت شفقت نیاز

[illegible] نامہ تھیں اتنیہ روسیاہ سے سیاہ
[illegible] اے شفیع لن ترانی نیاز نیاز

باب جیم تازی

[illegible] خدنگ سے پہ وہ لٹھا ہے آج
[illegible] کو جلد ملک ہے آج
[illegible] ہے آج
[illegible] ہے آج
[illegible] ہے آج
[illegible] ہے آج
[illegible] ہے آج
[illegible] ہے آج
[illegible] ہے آج
[illegible] ہے آج
[illegible] ہے آج
[illegible] ہے آج
[illegible] ہے آج
[illegible] ہے آج

[illegible] آتی ہے شفق تیرے ہاتھ

ردیف حائے مہملہ

ردیف نے جمہ

ردیف دال مہملہ

بقیہ

شب معراج

والد مرحوم حاجی وزیر خان مرحوم

فقیر سید غلام شاہ

مناجب سے ثنا خوان محمد

ردیف ذال معجمه

روایت راب ثمانیہ

ردیف سین مہملہ

ردیف قاف

ردیف کاف فارسی

ردیف لام مہملہ

نسیم

حامد وہ تب ہو روز قیامت صلے

[illegible]

خلق نے وہ شافع محشر صلے اللہ علیہ وسلم
[illegible] صلے اللہ علیہ وسلم
[illegible] صلے اللہ علیہ وسلم
[illegible]

اے عشق تو جب ہو کر پیدا ہوں نہیں
تو عشق نہیں میرے سوا کوئی کامل نہیں

تو عشق نہیں میرے سوا کوئی کامل نہیں
یا حق ہے یہ دھبی ال مرا غافل نہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نہیں غم اس سے کوئی یار محبت میں ۔۔۔ جو اب جاتے ہیں تو جاتے ہیں

ردیف واو مہملہ

خموش بیٹھے ہو کیا رات دن پڑھو ۔۔۔ شفیع روز جزا پیر و برنا پڑھو

یہاں کے جو جو طلب ہو سو دن پڑھو ۔۔۔ بہشت پاؤ گے ہو کر جو پڑھو

شفیع حشر کی مدحت سنو دن پڑھو ۔۔۔ اٹھو اٹھو کی نہ باتیں کرو پڑھو

تمہارے بس میں خوشامد نہیں دن پڑھو ۔۔۔ شفیع روز جزا کا ہے تکیہ پڑھو

نہ ناف خواب میں گر چاہو دن پڑھو ۔۔۔ وظیفہ جو دیا ہے مگر پڑھو

اگر خدا کے ہو طالب تو چاہیے مدحت ۔۔۔ رسول پاک کی دن رات پڑھو

اگر حضور کی تم کو ہے آرزو مدحت ۔۔۔ حضور تاب سے بیٹھو پڑھو

سنو حبیب خدا کی اگر محبت ہے ۔۔۔ سنو جناب کے جب آؤ دن پڑھو

اگر عبادت خلد بریں کی خواہش ہے ۔۔۔ تو اس جناب پہ جا کر مدام پڑھو

رسول پاک تمہارے دن خواستگار ہیں ۔۔۔ حضور دل سے ہو مسنون دن پڑھو

جو اس حبیب کا مداح بننا چاہے ہے ۔۔۔ پڑھو درود پڑھو یا شکور پڑھو

اگر یہ چاہتے ہو تم سن ہو جنت جائیں ۔۔۔ شفیع حشر سے یا شکور پڑھو

عزیز دولت و عزت کا سہل ہے طریق ۔۔۔ عزیز دولت و عزت کا سہل ہے طریق

جو چاہتے ہو کہ کچھ رزق کی کشائش ہو ۔۔۔ تو اس جناب پہ جا کے مدام پڑھو

یہ کون بڑھ ہے کس کا ہے رکن لطف یہاں
رہبت ہیٹھو رب تے اٹھو دن پڑھو

جفا پرست کی میں دل مضطر کباب ہو ۔۔۔ یا تب حصول حق رسالت مآب ہو

جس روز عاصیوں کا حساب و کتاب ہو ۔۔۔ پائے نبی کی بخشش میرے کا سبب ہو

نعت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ردیف ہائے نو

خدا کی رحمت و محبت کا دل طلبگار ہو گیا ہے
مجھے جمالِ وصال تیرا دوبارہ درکار ہو گیا ہے

گناہ بخشے ہیں خلق دریائے رحمت اپنی
رہوں نہ شرمندہ یہ بھی تیری عطا کا اقرار ہو گیا ہے

جدا کرتا ہوں رت وہ موتیہ خون دل کا
کہ میرا ہر اشک پارۂ لعلِ شاہوار ہو گیا ہے

ولی دل سے زیارت کا تمنا ہی شوق رکھتا ہے
ترا اس کے دل کو وقت و مشتاق دیدار ہو گیا ہے

وہ سوئے شہر جب بڑھ کے تمنا کدہ مدینہ
ہے عشق ہی پہ ختم سو ہے سب مدینہ

کر کیا نہ بزرگی دیا اللہ نے اسکو
ہر آئینہ نبت تو یہ کرتا ہے ضرور

غم دنیا میرے دل سے مٹا دو یا رسول اللہ
غم فرقت سے دل کب چھٹ دو یا رسول اللہ

گنہگار ہوں خلق دریائے رحمت اپنی
رہوں نہ شرمندہ یہ بھی تیری عطا کا اقرار ہو گیا ہے

مجھے وحدت سے مستانہ بنا دو یا رسول اللہ
لگی دل کی میری اب تو بجھا دو یا رسول اللہ

مجھے خوابِ غفلت سے جگا دو یا رسول اللہ

مدفن کے لیے مجھ کو ملے جائے مدینہ
صلعم نہیں خلق میں ہستی مرے مدینہ

محبوبِ خدا ہے تو میں آقائے مدینہ

شفتے ہیں مدینہ کی میں خاکِ شفا ہے

ہو جائے گا مقبول شفیع دو سرا ہے

رونیت بے تکلفی

رشکِ حق خاصہ نبیوں کا ہے
عرش پہ تیرے قصر کی چھت بنی
تیری گذر گاہ کو دست کیوں نہ ملیں
شافعِ حشر تجھ سا کوئی اور کہاں
کس کی مجال تھی عاصی ہوتا تمام
تو ہے جہاں وہاں نہ ہو رحمت حق
تو نہ ہو تو نہ ہو کوئی بات بنی
آنکھ ہے دیدۂ نگہ کیوں نہ ہو
کس طرح تجھ سے نہ ہو عشق کہ تجھ میں

اُن کی عطا کا یہ خوف ہو گیا ہوں گنہگار
نقش حسیں کے ہم مدیں مٹ نہ سکے

تجھ سے ہوتی ہیں بات کرنے کی
آئے دنیا میں تیری حکمت کے
تیری سرکار آب پانے کی
تجھ سے ہے بزم انبیا روشن
تجھ سے ہے کارِ بندگی ثابت
تجھ سے ہے کارِ بندگی ثابت
تجھ سے ہے کارِ بندگی ثابت
تجھ سے ہے کارِ بندگی ثابت

ہم یہ غم کھائے کو دنیا میں رہے زندہ بشر
ورنہ ہوں وہ غمِ رحمت کے اٹھانے والے

ہوئے پیدا شہِ ابرار مبارک ہو تمہیں
سب کے پیدا ہوئے مددگار مبارک ہو
عاشقو تمکو یہ دلدار مبارک ہو

صفحہ ۱۰ سے جس بشنے کلمہ طیبہ پڑھ

سو ہم ۔ ۔ ۔

وہ نبی وصف کیسے عنبر فشاں ہے
انت ورکیا کوئی اس سے سوا لکھے

نور خدا اتت وہ قد محبوب کبریا
سایہ نہ رکھتا وہ سبب فرکیا لکھے

فضل ہے جلیل وکلید وسیع ہے
کوئی شہ بحر کی ثنا کیا بھلا لکھے

عاجز مفلس وزبان وہ بک ہکی ہیں
لکھے صفت حضور کی تو ان کہا لکھے

حال مشکلات قلب آپ ہی کہا ہے
کیونکہ ہمت نہ آپ کو شکایت لکھے

انبیا اولیا سب فنا ہو جائینگے
شافع روز قیامت کہلاتے جائینگے

وہ نبی امتی کہہ کے پکارے جائینگے
آب رحمت سے گلی سب کی بھائے جائینگے

وہ شہ خوب رو جب ہوگا سوئے عرصہ
سایہ فی تحت کو بٹھلائے جائینگے

سب کا ہاتھ تحت تر نہ پڑے گا اس دن
خنجر خاطر مجرم وہ کھلائے جائینگے

بخش دو ہاتھ سے لیکر بیش و کم
چشمہ رحمت جس سے خوشی پائے جائینگے

بخشے مغفرت کو رحمت سے
نہ رہے داغ سے بھائے جائینگے

ہاتھ میں ہوگا جب شفاعت کے
سب گناہ دھوئے جائینگے

سرگرانی سے سبکدوشی ہوگی
نامہ اعمال تب مٹائے جائینگے

از رہ بخشش رحیمی راہ سے
بار عصیاں سے چھوٹ جائینگے

عرصہ محشر میں جب تشنہ لب آئینگے آپ
ہر بھی عاشق زار میں آنکھیں بچھائے جائینگے

کس کو سے روستو سینہ بیرا نہ رہے
استقدہ نسوہاں ہر قسم سے نہ رہے

آج نوحہ خلاف پر میں طبیب بھی ہو
آج دنیا میں اندھیرا سا چھایا

چھپ گیا دنیا سے وہ بنیر سلام تھا

آج دنیا تجھ میں میرے سیاہ کار ہے
ہوگئی خجلت سے پانی پر دریا بار ہے

آج روتا ہے جوان و پیر زار و زار ہے
آج اجڑے دل کا یہ سنسار ہے

وہ صبح حق ہوگیا دنیا کا جو سنسار ہے

یہ اشک پیار کی پہلی جو رسوے
کر قرآں میں جس نہ کا وصف روت

شناد جوب بھر تق نبی کا
بڑی کس کی پیش خدا بروت

کل خوف رحمت سے بھرتا ہوں من
مذنب ہوں نبی رو بروت

دریا یہ دنیا سے وصف سکایہ
سب دے اعلیٰ وہ ارجمند ہوت

یہ تفسیر واشمس کی پڑھ رہوں
کتاب ہم نبی رو بروت

یہ بات نہ نبی حضرت کا باعث
جو دار و خوش لہجہ خوش گلوت

ہوتے سرف راہ دین ہی کت
مسلماں نہیں پہ وہ تب ہوت

کہا جو کیا بس وہ منظور حق نے
جناب محمد کی یہ آبرو ہے

جب تن پہ تے ہے خدا
عذاب خدا اس کا طوق گلو ہے

دل سنگ بھی رو ہوتے سنتے
جناب شہ دیں کی ایسی ہے

یہ ولا بھی تا ہیں فن سے
طبیعت اس بات کا تو ہے

تیں کر غضب کر وہ ہاتھ کا تو
تمنا جو چھ سب کی ست نیک تو ہے

ترس محض رحمت مری بیں سے تو
خدا یا محمد کی یہ آرزو ہے

سنا ہے کہ آتے ہیں وہ کعبہ میں
لحد میں حقیر اس لیے قبلہ روت

گاشت میں جو ہو محمد دہن سے نکلے
صلی علیٰ زبان برسے پہن سے نکلے

حسرت و فلک پر پہونچے نبی رسل
پڑھتے وہ رسل حزن کہن سے نکلے

بستر پہ یاد پہنچے تا مدینہ
پھر جا بیٹھے وہ پی قید بدن سے نکلے

کرتے ہیں مجھ تو صیف نوسے
نادر نسیم میں ہو اس چمن سے نکلے

گر شن لے حمد مری حضرت آدم
پار چوٹے کی خاطر ماتبہ کفن سے نکلے

خوش ہو نصیب رہو ہر دم غم ہیہ
یہ دل کبھی نہ پہنچ رنج و محن سے نکلے

سوگ ہو اف طلعت سند یا ہو
سرزنہ شک نہ یا دہرت سے نکلے

ہو اس کی شب میں کیسے ہو کر فرشتے
یہ چاند یا اسی بتو گہن سے نکلے

اسیرانِ عشقِ حضرت غالب کو دیکھ کر
جب ہم سنے سے تو دہنِ حمد دہن سے نکلے

ہم تو نعت کے سوا نے فصاحت بیان سے نکلے
نکلے بھی تو کہاں پر ہو رواں سے نکلے

حشر میں پیش ہی جاناں ہی جب ہم
درد و اندوہ پہ پہونچے جو شفاعت کی ہم

آپ کا پایہ بارگ ہو ہی تعلیم
لکھیں کیا نعت شہ شفاعت کی لکھیں

طاعت و سے یوں نکلے نبی کی امت
صحف و تھا رتے ہو وظیفہ زبر

اب تو سینہ میں پھوٹے جو حبیب
دہ اثنا دعا کے کریں اسکو سند

دیکھ پائے جو کبھی خواب میں تن کا جمال
فرقہ فرقہ ہے یا رب تو سب، ہمکو

ہے یہ طالب کی تمنا کہ مدینہ پہونچے
جان بھی نکلے تو جا کر کے میرے جاں نکلے

قدر خوشحالی سے رہ خلق میں اتنا یوں نے
بیٹھنے پائے نہ گھر میں بھی ترے کر بیا

اُن کے پیرو جو ہوئے وہ ہر زماں پہنچے
لگ گئے پنی تابوں میں نعت کے نشاں

کچھ پروبالی جانب جو ہو شہ کا مذر
کر بلا میں نہ ہوئے تو دل کے جا کہوں

بھوک میں پاس ہے اک بہانہ وہ تا

پہنچے حضرت کی تمنا کہ مدینہ پہونچے
جان بھی نکلے تو جا کر کے میرے جاں نکلے

چند صابر تھے محمد کے گھرانے والے
رہ گئے وہ جو تھے دنیا سے گزرنے والے

علم موسیٰ و عیسیٰ کے زمانے والے
گنجیاں دے کے تہی خزانے والے

یہ دعا دے گئے کوئی آنکھ چرانے والے
کیا ہی دن تھے محمد کے گھرانے والے

تیغ معجزہ ہے خود بہ یا بیت	حشر میں چشمہ کوثر کے شاہ
کیسے پچھا میں سے ہے ہر جلتے ہوئے	حیرہ آل محمدؐ کے جانے والے
جلوہ نور خدا بھی لوٹی چھپتی ہے	کیسے کیسے موسے دم نہ چھپانے والے
آنکھ تک تشنہ حیرت نہ شپا نہ مٹا	مٹ گئے آپ ہی تن مٹنے والے

تو بھی ہی مدینے کی طرف جلد امیر
غوث کے غول پیچھے جاتے ہیں جانے والے

مولود بہاریہ

از طبع عالی شانی سعدی زمانی نعت گوئے رسول امین جناب

مولوی ابوالحسن محمد وحید الدین صاحب سابق تخلص مفتون و

حال اتالیق سلیم مدرس نبی و علم دب ایچ کالج بہاول پور

ہے مہ سیرت سخن	ہو نور حق یہ تابندہ	بخلق عالم ہے رحمت	موجب ناز ہے سخن
بن کے ہے ساقی چمن	سینہ ہے سینہ بند	نکلے قرطاس سے چمن	مہکے ہے سو صد بن
ہے گلہ ہے تک ضیا	ہر ایک ہے ہر صفحہ	بخلق ہے سراسر ہو	ہر ورق ہے دست حنا
ہے نخچہ ہے تلوں یا	ہے شاخ نخل نشاط	ہر ہے زلیخا	ہے سرشار نسرین مست
ہے ہل جو رف ہو رہے	ہو غنچہ ہے	ہو خوشہ ہے لولوئے	ہو ہے شہ ہے
ہے ہر ہو ہے تمنا	ہے ہر ہے	تن ہے قرطاس نور ہے	ہے ہے
ہے سخن ہے شہ	ہے ہر ہے	ہے ہر ہے	ہے ہر ہے

خاموش اور گریاں ہے
سر وا یک پا ہے ہر گلزا
جب تک پلی ہے دم صبا
ہو وہی نالہ جگر
پھر وہ بلبل سنبلستاں
سوتیا گوشاں
خاموش اور گریاں ہے

یہ طرز سمجھے کوئی کیا
اے مرحبا گہر زمیں
چیراں ہے ہر چہرہ
جام ہے دل میں بستہ

بولا نہ جا درد دل
مدح شہنشاہ زمن
کس نو کا ارمان ہے

کیا سیرت و دیدار ہے

کہتے ہیں تجھ پر مرحبا

کہتا ہی عشق مدرسہ

تا دیکھے حسن بتاں

گلزار کے گل ہائیں

لاتا ہے یہ لب پر دعا | ہاں شافع

اطلاع ضروری

اطلاع

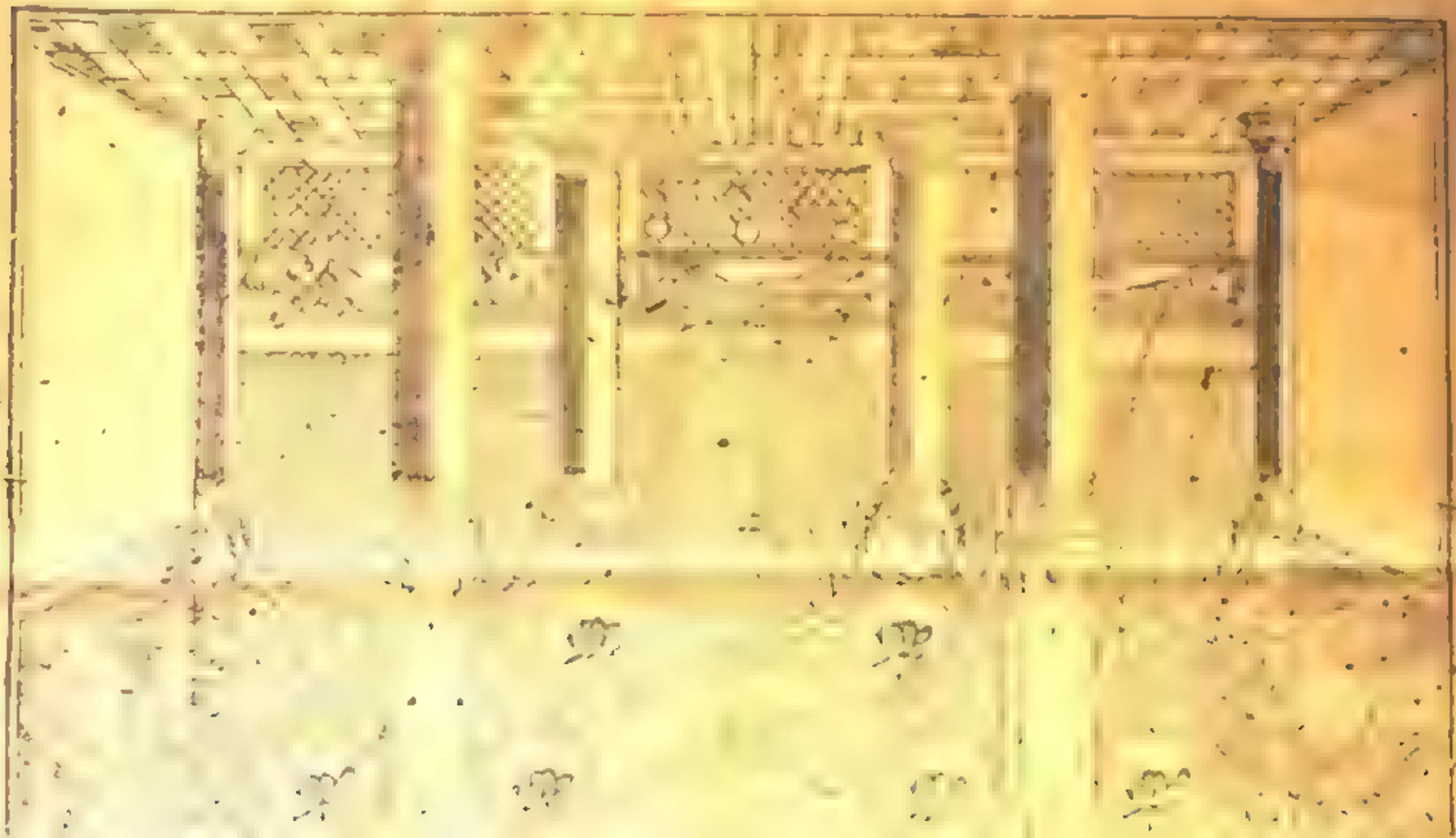

سلام اوّل

یا نبی سلام علیک — یا رسول سلام علیک

[illegible]

سلام دوم

[illegible]

سدِ سوم

سلام تہنیت

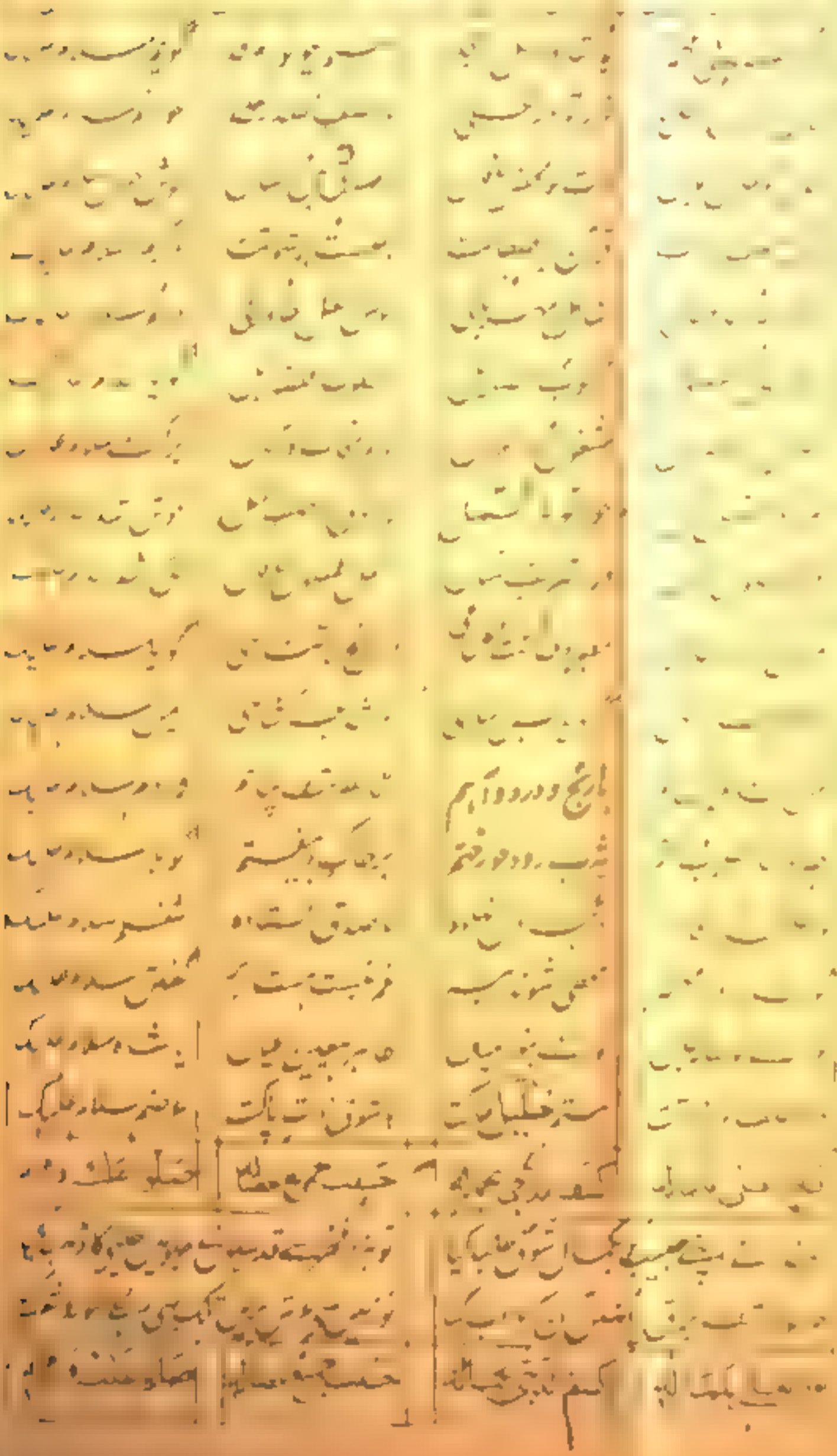

مخمس در مناقب چار یار کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم

تضمین شعر سعدی علیہ الرحمۃ

	بلغ العلے بکمالہٖ	کشف الدجی بجمالہٖ	
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ وآلہٖ	
جو اُدھر سے شق لگا ہوا	تو اِدھر سے شق ہوا	جو حباب بن کے بہا ہوا	وُہی قطرہ عین بقا ہوا
الف الف تھا نہ دوتا ہوا	تھا اگر جدا سے ملا ہوا	نہ کرو گماں کہ کیا ہوا	سرِ عرش ہے یہ لکھا ہوا
	بلغ العلے بکمالہٖ	کشف الدجی بجمالہٖ	
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ وآلہٖ	
کبھی کھیے شاہِ زماں گئے	ہوئی چاہ سیر جہاں کی	غرض اُس سفر میں جہاں گئے	ملک و نبی بھی وہاں گئے
سرِ عرش پر مرغ رواں گئے	پئے سیر مشت جہاں گئے	جو وہاں سے بڑھکے وہاں گئے	رہے دنگ سب کہ کہاں گئے
	بلغ العلے بکمالہٖ	کشف الدجی بجمالہٖ	
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ وآلہٖ	
ہوئے آپ داخلِ بزم ہو	وہ چمک گئی وہ دمک گئی	نبی و ملک نیک خو	رہو آستانی پہ سر خرو
ہوئی سب کانوں کو آرزو	نہ سُنی کسی نے وہ سلسلو	جو پھرے وہاں سے وہ سرخرو	یہی غلغلہ تھا بہ ایک سو
	بلغ العلے بکمالہٖ	کشف الدجی بجمالہٖ	
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ وآلہٖ	
کیے خلق حق نے جو انبیا	اُنہیں ایک ایک شرف ملا	جو کلیم کو ید بیضا دیا	تو مسیح کو دمِ جاں فزا
بخلیل کا ہے چمن چھپا	وہ نہاں ہے نبرِ ذبیح کا	مگر اُن میں خاص ہے مصطفیٰ	کہ خدا نے آپ بلا لیا
	بلغ العلے بکمالہٖ	کشف الدجی بجمالہٖ	
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ وآلہٖ	
وہ نسیم گلشن کبریا	وہ تبسم روضۂ جاودا	وہ قمر خدم فلک استاں	وہ قضا علم وہ قدر نشاں
وہ ملک ہے فرق پہ ہر اں	وہ مسافر نوا سکاں	وہ ضیائے دیدۂ قدسیاں	ہو جو اُن کا ہے گیا کہاں
	بلغ العلے بکمالہٖ	کشف الدجی بجمالہٖ	
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ وآلہٖ	
وہی شاں ہے جس کی بنا ہے	وہی شاہ بخبر شب اسریٰ	وہی فرق ہے پہ کلاہ	

وہی جن و انس کا شاہ ہے	وہی خضر راہ و رہنما ہے	بہشت اسکی شوکت و جاہ سے	یہ صفت شریف پہ گواہ ہے
	بلغ العلیٰ بکمالہٖ	کشف الدجیٰ بجمالہٖ	
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ و آلہٖ	
یہ جہاں یار اسی کا ہے	وہ جہاں سارا اسی کا ہے	اور مختار اسی کا ہے	ادھر اقتدار اسی کا ہے
قدم استوار اسی کا ہے	علم افتخار اسی کا ہے	اور نام نثار اسی کا ہے	شرف آشکار اسی کا ہے
	بلغ العلیٰ بکمالہٖ	کشف الدجیٰ بجمالہٖ	
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ و آلہٖ	
وہی نوبہار یمن ہیں	وہی ثمرۂ شجر یقیں	جو ولی ہیں انکے وہ ہیں یہیں	جو نبی ہیں انکے وہ ہیں یہیں
یم انبیاء میں مخص ہیں	دم حشر شفیع نفع نہیں	فلک آستان و در زمیں	سر عرش جائے جو ہو مکیں
	بلغ العلیٰ بکمالہٖ	کشف الدجیٰ بجمالہٖ	
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ و آلہٖ	
مس قلب ابیر طلا کرو	سینہ آئینہ کو جلا کرو	دل و جاں کو صرف ثنا کرو	کرو ایسی خاص ادا کرو
یہی نام منہ سے لیا کرو	یہی ورد شب و مسا کرو	جو زباں ہے تو ثنا کرو	یہی منبروں پہ پڑھا کرو
	بلغ العلیٰ بکمالہٖ	کشف الدجیٰ بجمالہٖ	
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ و آلہٖ	

تتمہ

اطلاع:- حق تالیف اس کتاب کا میرے اپنے نام پر محفوظ ہے۔ اور حسب قانون رجسٹریشن ۱۸۸۷ء رجسٹری کرایا گیا ہے۔ لہذا کوئی صاحب تجار۔ یا اہل مطابع قصداً طبع نہ فرماویں۔ ورنہ عدالت کے ذمہ کچھ ذمہ داری کے علاوہ ہرجہ کے ذمہ دار ہوں گے۔ بعد اس کتاب پر کچھ دعویٰ نہ ہوگی۔ والسلام

الراقم
منشی **فضل الدین** تاجر کتب قومی و مذہبی اشتہارات شاعت ہوشیارپور کشمیری

نام کتاب	قیمت
آب سیر کشمیر - از ال - ایکس - رام صاحب یعنی سیر کشمیر کے لیے عمدہ رہبر	۵ر
رسالہ اصحاب کیف - از مولوی عبد الحلیم صاحب عاصم۔	۰۲ر
دیوان رہشن - تصوف میں۔	۰۸ر
بہاگیر - از محمد امتیاز علی صاحب بی اے لکھنؤ۔	۰۸ر
شیارہ عم مترجم - اردو - عربی - فارسی - انگریزی	۱ر
رسالہ جہاد - اردو - فارسی - انگریزی فی	۰۹ر
اسلام کی پہلی کتاب نمبر ۲ مرتبہ انجمن حمایت اسلام لاہور۔	۰۱ر
اسلام کی پہلی کتاب بچوں کے لیے۔	۰۱ر
اسلام کی دوسری کتاب " "	۰۲ر
تیسری اسلام کی " "	۰۵ر
پہلی فارسی " "	۰۸ر
دوسری فارسی " "	۰۸ر
تیسری فارسی " "	۰۸ر
فاتحہ " "	۰۰ر
انگریزی - مرتبہ انجمن حمایت اسلام لاہور	۰۳ر
رسالہ تجارت از منشی محمد عبد اللہ صاحب نقشہ نویس محکمہ انڈین آرکیالوجیکل سروے	۰۵ر
انگلش پیپر	۰۱ر
لی ران کی	۰۲ر
[illegible]	۰۳ر

نام کتاب	قیمت
منیر الاجلال شیخ مہر علی رئیس ہوشیار پور کے مشہور مقدمہ کا مفصل حال۔	۰۸ر
لکچر اسلام - از سید امداد خاں صاحب	۰۱ر
لکچر - ہل کانگریس مدراس پر لکھنؤ میں۔	۰۱ر
لکچر " " سیرتہ میں۔	۰۱ر
لکچر اسلام مولوی حسن علی صاحب۔	۰۰ر
لکچر پنشنل کانگریس پر دہلی میں از حافظ محمد نذیر احمد صاحب	۰۱ر
لکچر حافظ نذیر احمد صاحب انجمن حمایت اسلام لاہور میں	۰۱ر
لکچر نماز - از مولوی محمد سراج الدین صاحب مدیر سول گزٹ	۰۳ر
رسالہ جواہر پنچپال نظم از مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مدرس کالج آگرہ۔	۰۳ر
مطالعہ فطرت - ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ۔	۰۵ر
قرات فصیلہ - ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ کرکیٹر پر۔	۰۲ر
فضیلت نماز انگریزی میں - از مولوی حسن علی صاحب	۰۰ر
فسانہ آزاد جلد اول - از [illegible]	۰۰ر
" " ثانی " "	۰۰ر
" " جلد ثالث " "	۰۰ر
" " جلد رابع " "	۰۰ر
فصل الخطابی ترجمہ صحیح بخاری اردو میں جلد اول	۱۲ر
" " پارہ ثانی	۱۲ر
" " پارہ ثالث	۱۲ر
" " پارہ رابع	۱۲ر

نام کتاب	قیمت
...	...
...	...
...	...